© rasailojaraid.com

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

رؤیت ہلال اور علم ہیئت

نیا چاند اور رؤیت ہلال :

یہ امر مسلمہ ہے کہ سورج، چاند اور زمین ایک قمری ماہ میں دو بار ایک سیدھ میں آجاتے ہیں۔ اور یہ واقعات اس وقت ہوتے ہیں جب چاند زمین کے گرد گردش کرتا ہوا زمین کے مدار کو قطع کرتے ہوئے گزرتا ہے۔ جب زمین سورج اور چاند کے درمیان واقع ہو تو یہ چودھویں رات کا موقعہ ہوتا ہے۔ اور جب چاند سورج اور زمین کے درمیان واقع ہوتا ہے تو عموماً ۲۸ ویں رات (قمری ماہ) کا موقعہ ہوتا ہے۔ تاہم ۲۷ اور ۲۹ قمری تاریخ کو بھی ہو سکتا ہے۔ چاند گرہن جب کبھی لگتا ہے تو پہلی صورت یا چودھویں رات کو لگتا ہے۔ اور سورج گرہن دوسری صورت میں لگتا ہے لیکن یہ موقع کبھی کبھار پیش آتا ہے جس کی وجوہ دوسری ہیں۔

دوسری صورت میں جب چاند اہل زمین سے مکمل طور پر غائب ہو جاتا ہے تو قمری حساب میں اس کا یہ مطلب سمجھا جاتا ہے کہ پچھلا قمری مہینہ ختم ہو گیا۔ اس موقعہ کو اجتماعِ نیرین یا قِران اور انگریزی میں "CONJUNCTION" کہتے ہیں۔ جب چاند مکمل طور پر غائب ہو جاتا ہے تو یہ محض ایک لمحہ کا وقت ہے۔ اس کے بعد تقویم کے حساب سے نیا چاند شروع ہو جاتا ہے۔ ایک قِران سے دوسرے قِران تک کا درمیانی وقفہ اوسطاً ۲۹ دن ۱۲ گھنٹے ۴۴ منٹ ہے۔ یہ وقفہ کسی ماہ دو گھنٹے تک بڑھ بھی سکتا ہے اور اسی طرح کسی ماہ اتنا ہی کم بھی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس کا کوئی معین وقت نہیں۔ یہ صبح ۹ بجے بھی ہو سکتا ہے اور رات ۱۱ بجے بھی۔ مگر یہ ضروری نہیں کہ جس دن یہ قِران واقع ہوا ہے، اسی رات چاند نظر آجائے۔ وجہ یہ ہے کہ ایک تو چاند انتہائی باریک ہوتا ہے۔ دوسرے مغربی افق پر شفق کی سرخی جو تقریباً پون گھنٹہ تک اثر انداز رہتی ہے ——— ایسے چاند کے نظر آنے میں بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

ایک دن کی یا پورے چوبیس گھنٹے کی عمر کا چاند کتنا پتلا ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ یوں ہو سکتا ہے کہ آپ ایک خربوزہ لیں۔ اس پر قاشوں کی صرف آٹھ دس لکیریں ہوتی ہیں۔ اگر آپ اس خربوزہ کو اسی طرح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۰ برابر حصوں میں کاٹ دیں تو ایک قاش کی جتنی موٹائی درمیان سے ہوگی وہی ایک دن کے چاند کی موٹائی ہے لیکن لمبائی پورا نصف دائرہ نہیں بلکہ بہت کم ہوگی۔

گو سورج اور چاند ہمیں مشرق سے مغرب کی طرف چلتے نظر آتے ہیں۔ لیکن یہ زمین کی محوری گردش کی وجہ سے ہے جو مغرب سے مشرق کو (ANTILOCK WISE) کلاک کی سوئیوں کی الٹی سمت یا برقی پنکھے کی طرح حرکت کر رہی ہے۔ چاند کی اپنی چال بھی مغرب سے مشرق کو ہے جو ایک قمری ماہ میں زمین کے افق پر چکر لگاتا ہے۔ بالفاظِ دیگر چاند روزانہ $29\frac{1}{2}$/۳۶۰ = تقریباً ۱۲ درجے مغرب سے مشرق کو سفر کرتا ہے۔ اور جب قرآن واقع ہوتا ہے تو اسی لمحہ بعد چاند سورج سے پیچھے رہنا شروع ہو جاتا ہے!

ہندی تقویم کے مطابق جب تک چاند اور سورج کے درمیان ۱۲ درجے کا فاصلہ نہیں ہو جاتا چاند کے نظر آنے کا کوئی امکان نہیں ہوتا۔ البتہ یونانی تقویم میں اسے $11\frac{1}{2}$ درجے تسلیم کیا گیا ہے لیکن یہ تو نظریاتی بحث ہے۔ عملاً یہ ہوتا ہے کہ ۳۰ گھنٹے سے پہلے یا ۱۵° فاصلے سے کم پر چاند کم ہی نظر آتا ہے۔

مندرجہ بالا تصریحات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ نئے چاند کا واقع ہونا اور بات ہے اور اس کا نظر آ جانا یا رؤیت ہلال چیزے دگر ہے۔

رؤیت ہلال اور اختلافِ مطالع:

قرآن کا وقت تو محض ایک لمحہ ہوتا ہے۔ اور ساری دنیا کے لئے قرآن کا یہی ایک وقت ہے۔ لیکن رؤیت ہلال کا معاملہ اس سے بالکل جدا ہے۔ چاند پہلے مغربی مقامات پر نظر آتا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ مشرقی مقامات پر نظر آتا ہے۔ چاند کے اس طرح مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں نظر آنے کو اختلافِ مطالع کہا جاتا ہے۔ اختلافِ مطالع کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل امور کا مطالعہ ضروری ہے:

ہماری زمین گول ہے۔ لیکن شمالی اور جنوبی کناروں یا قطب شمالی اور جنوبی پر قدرے پچکی ہوئی ہے۔ اس کا قطر شرقاً غرباً ۷۹۲۶ میل اور محیط ۲۴۹۱۲ میل ہے۔ جبکہ شمالاً جنوباً اس کا قطر ۷۹۰۰ میل اور محیط ۲۴۸۶۰ میل ہے۔ چند در چند فوائد حاصل کرنے کے لئے زمین کو لمبائی اور چوڑائی کے رخ کئی فرضی خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

خطوط طول بلد اور عرض بلد

زمین پر شمالاً جنوباً ۳۶۰ فرضی خطوط کھینچے گئے ہیں جو خطوط طول بلد (LONGITUDE) کہلاتے ہیں۔ چونکہ ایک دائرہ میں ۳۶۰ درجے ہوتے ہیں۔ اس لئے خط طول بلد ایک درجے کا فاصلہ ظاہر کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان خطوطِ طول بلد کو آپ خربوزہ کی قاشوں کی لکیروں سے تشبیہ دے سکتے ہیں۔ ان خطوط میں سے ہر ایک خط کی لمبائی یکساں ہوگی۔ اور یہ لمبائی شمالاً جنوباً زمین کے محیط کے نصف کے برابر یعنی ۱۲۴۳۰ میل ہوگی۔ ان درجوں کے شمار کے لئے ضروری تھا کہ کسی ایک خط طول بلد کو صفر درجہ قرار دیکر اسے معیاری خطِ طول بلد سمجھا جائے۔ تاکہ اس خط سے دوسرے خطوط کے درجوں کا شمار کیا جا سکے۔ چنانچہ یہ خط لندن کے قریب واقع ایک گاؤں گرینچ کے پاس سے قطب شمالی اور قطب جنوبی کو ملاتا ہوا چلا گیا ہے۔ اور اس خط طول بلد کو نصف النہار اولیٰ (PRIME MERIDIAN) کا نام دیا گیا ہے۔ اس کا درجہ طول بلد صفر ہے۔ اس نصف النہار اولیٰ کے مشرق کی طرف واقع ۱۸۰ خطوط، خطوط طول بلد مشرقی کہلاتے ہیں۔ اور مغرب کی طرف واقع خطوط، طول بلد مغربی کہلاتے ہیں:

ظاہر ہے ۱۸۰ درجے طول بلد مشرقی اور ۱۸۰ درجے طول بلد مغربی ایک ہی خط ہو سکتا ہے۔ اس خط کو بین الاقوامی تاریخی خط (INTERNATIONAL DATE LINE) کہا جاتا ہے۔ اس خط کو یہ نام کیوں دیا گیا ہے، اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

خطوط عرض بلد (LATITUDE):

اسی طرح زمین کے عین درمیان شرقاً غرباً جو فرضی خط کھینچا گیا ہے، اس کا نام خطِ استوا (EQUATER) ہے۔ یہ صفر درجہ عرض بلد ہے۔ اور دوسرے خطوط عرض بلد کی درجہ بندی اور شمار کیلئے معیار کا کام دیتا ہے۔ خطِ استوا کے متوازی شرقاً غرباً جو خطوط شمال کو کھینچے گئے ہیں جو قطب شمالی پر جا کر ختم ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا ایسے خطوط عرض بلد شمالی کہلاتے ہیں۔ اسی طرح خطِ استوا سے جنوب کی طرف کھینچے گئے یہ خطوط خطوط عرض بلد جنوبی کہلاتے ہیں۔

خطِ استوا سے ½۲۳ درجے شمال کو جو فرضی خط کھینچا گیا ہے اسے خطِ سرطان کہتے ہیں اور ½۲۳ درجے جنوب کی طرف واقع خط کا نام خطِ جدی ہے۔ ظاہر ہے کہ خطِ سرطان اور خطِ جدی کی لمبائی خطِ استوا کے برابر نہیں ہے۔ بلکہ اس سے بہت کم ہے۔ لہٰذا خطوط عرض بلد جوں جوں قطبین کی طرف واقع ہوتے ہیں، ان کی لمبائی کم ہوتی جاتی ہے۔ مثلاً خطِ استوا پر زمین کا محیط ۲۴۹۱۲ میل ہے تو خطِ سرطان اور خطِ جدی پر یہ محیط ۲۲۱۴۲ میل ہوگا۔

۳۰ درجے عرض بلد (شمالی یا جنوبی) پر ۲۳۳۵۵ میل
۴۵ " " " " ۷۱۵۲۸ میل
۶۰ " " " " ۱۲۴۵۱ میل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور ۶۶½ درجے عرض بلد (شمالی یا جنوبی) پر ۱۰۰۶۴ میل ہوگا۔

اس کے بعد یہ لمبائی بڑی تیزی سے کم ہوکر صفر درجے عرض بلد شمالی یا جنوبی (قطبین) پر ختم ہوجائیگی۔ ۶۶½ درجہ شمالی سے صفر درجے شمالی اور ۶۶½ درجے جنوبی سے صفر درجے جنوب تک کا علاقہ علی الترتیب منطقہ باردہ شمالی اور منطقہ باردہ جنوبی کہلاتے ہیں۔ یہ علاقے عموماً یخ بستہ رہتے ہیں۔ یہاں انسانی آبادی نہ ہونے کے برابر ہے اور ان مقامات پر عموماً ۶ ماہ کا دن اور ۶ ماہ کی رات ہوتی ہے۔ لہٰذا ان منطقوں کے متعلق ہمیں تحقیق کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

مندرجہ بالا تفصیل سے آپ کسی بھی درجہ عرض بلد کی لمبائی یا زمین کا اندازاً محیط معلوم کرسکتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس طرح خطوط طول بلد کی لمبائی ہمیشہ برابر ہوتی ہے اسی طرح خطوطِ عرض بلد کا درمیانی فاصلہ ہمیشہ برابر ہوگا۔ ایک درجہ عرض بلد کا درمیانی فاصلہ = محیط/۱۸۰ یا ۲۴۸۴۰/۱۸۰ یا ۱۳۸ میل ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے خطِ استوا اور خطِ سرطان کا درمیانی فاصلہ ہر مقام پر

۱۳۸ × ۲۳½ = ۳۲۴۳ میل ہوگا۔

خطوط طول بلد اور عرضِ بلد سے ہم مندرجہ ذیل فوائد حاصل کرتے ہیں:

۱۔ کسی مخصوص مقام کا محلِ وقوع:

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ لاہور ۷۵ درجے طول بلد مشرق اور ۳۲ درجے عرض بلد شمال میں واقع ہے، تو ہم زمین کے نقشے سے فوراً اسے تلاش کرسکتے ہیں۔ اس طرح یہ خطوط کسی بھی شہر اور مقام کا محلِ وقوع متعین کرنے میں ممد ثابت ہوتے ہیں۔ اگر ہمیں کسی شہر کا طول بلد اور عرض بلد معلوم ہو تو خالی نقشے پر ہم اس کا صحیح مقام تجویز کرسکتے ہیں۔ ان خطوط کی مدد سے کسی ملک یا براعظم کا محل وقوع بھی بتلایا جاتا ہے۔

۲۔ دو مقامات کا درمیانی فاصلہ:

یہ تو ہم بتلا چکے ہیں کہ خطوط طول بلد زمین کو شمالاً جنوباً ۳۶۰ برابر حصوں میں تقسیم کردیتے ہیں اور خطوط عرض بلد کی لمبائی شمالاً جنوباً کم ہوتی چلی جاتی ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ

(ا) خط استوار پر ایک درجہ طول بلد کا درمیانی فاصلہ = ۲۴۹۱۲/۳۶۰ = ۶۹ ⅕ میل ہوگا۔

(ب) خط سرطان یا جدی پر یہ فاصلہ = ۶۷ میل

(ج) ۳۰ درجے عرض بلد پر = ۶۵ میل

(د) ۴۵ درجے عرض بلد پر = ۶۰ میل

(ھ) ۶۰ ، ، [illegible]

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور (د) ۶۶½ درجے عرض بلد پر = ۴۶ میل رہ جائیگا۔

فرض کیجیے کہ دو مقام و اور ب خطِ سرطان پر واقع ہیں۔ و کا درجہ طول بلد ۳۵ درجے مشرق اور ب کا درجہ طول بلد ۶۵ درجے مشرق ہے۔ تو ان کا درمیانی فاصلہ = (۶۵ - ۳۵) × ۶۷ یا ۳۰ × ۶۷ = ۲۰۱۰ میل ہوگا۔

اسی طرح دو مقام ج اور د ایک ہی طول بلد پر واقع ہیں۔ ج ۲۵ درجے عرض بلد شمالی پر اور د ۱۵ درجے عرض بلد جنوبی پر واقع ہے۔ تو ان کا درمیانی فاصلہ (۲۵ + ۱۵) × ۱۳۸ = ۴۰ × ۱۳۸ = ۵۵۲۰ میل ہوگا۔

لیکن بیشتر مقامات جن کا درمیانی فاصلہ معلوم کرنا مطلوب ہوتا ہے وہ ایک ہی طول بلد یا عرض بلد پر تو واقع نہیں ہوتے۔ ایسے مقامات کا فاصلہ معلوم کرنے کے لئے ہم :

خطوط طول بلد کے درجات کا فرق × خطوط طول کے فاصلہ کی اوسط کا طریق استعمال کریں گے۔

مثال :

لاہور کا درجہ طول بلد ۷۰ درجے مشرق اور عرض بلد ۳۲ درجے شمالی ہے۔ جبکہ مکہ معظمہ کا طول بلد ۴۰ درجے مشرق اور عرض بلد ۲۳ درجے مشرق ہے، ان دونوں کا درمیانی فاصلہ کیا ہوگا؟

حل : خطوط طول بلد کے درجات کا فرق = ۷۰ - ۴۰ = ۳۰

۲۳½ درجے عرض پر فی درجہ طول بلد ۶۷ میل کا فاصلہ ہوتا ہے اور ۳۰ درجے پر ۶۶ میل کا۔ تو ہم اندازاً یہی ۶۷ اور ۶۵ کا اوسط ۶۶ میل فرض کر لیتے ہیں۔ تو اس طرح لاہور اور مکہ معظمہ کا درمیانی فاصلہ اندازاً = ۳۵ × ۶۶ = ۲۳۱۰ میل ہوگا۔

۳۔ معیاری وقت :

زمین اپنے محور کے گرد ۲۴ گھنٹے میں ایک چکر پورا کرتی ہے جس کے نتیجہ میں دن رات پیدا ہوتے ہیں۔ گویا زمین ۲۴ گھنٹے میں ۳۶۰ درجے طول بلد گھوم جاتی ہے۔ بالفاظِ دیگر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ زمین ایک گھنٹہ میں ۱۵ درجے طول بلد گھومتی ہے (اور یہ رفتار خط استوا پر ۱۰۳۸ میل فی گھنٹہ بنتی ہے۔ خطِ سرطان یا جدی پر یہ رفتار ۶۷ × ۱۵ = ۱۰۰۵ میل فی گھنٹہ ہوگی۔ اور ایک درجہ طول بلد ۴ منٹ میں طے ہوتا ہے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ :

ایک مخصوص مقام و پر جو ۳۰ درجے طول بلد مشرق میں واقع ہے، مقام ب سے جو ۴۰ درجے مشرق میں واقع ہے، سورج ۴۰ - ۳۰ = ۱۰ درجے × ۴ منٹ = ۴۰ منٹ بعد طلوع ہوگا۔ کیونکہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حقیقتاً مقام و مقام ب سے ۱۰ درجے مغرب میں واقع ہے۔

اسی طرح اگر مقام ب ۱۰ درجے مغرب میں واقع ہوگا تو وہاں سورج مقام و سے ۳۰ + ۱۰ = ۴۰ × ۴ منٹ = ۱۶۰ منٹ یا ۲ گھنٹہ ۴۰ منٹ بعد طلوع ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین کی محوری گردش کلاک کی سوئیوں کے برعکس ANTILOCK WISE حرکت کرتی ہے۔ یعنی بائیں سے دائیں یا مغرب سے مشرق کو گھومتی ہے۔

یعنی جو مقامات مشرق کی جانب واقع ہوں گے وہاں سورج ۴ منٹ فی درجہ کے حساب سے پہلے نمودار ہوگا۔ اور جو مقامات مغرب میں ہیں، وہاں اسی حساب سے بعد میں طلوع ہوگا۔ مثلاً لاہور کا درجہ طول بلد ۷۵ مشرق ہے اور مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ ۴۰ درجے مشرق، تو سورج مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں لاہور کی نسبت ۷۵-۴۰ = ۳۵ × ۴ = ۱۴۰ یا دو گھنٹے ۲۰ منٹ بعد میں طلوع ہوگا۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ایک ہی خط طول بلد پر واقع تمام مقامات پر سورج اور چاند ایک ہی وقت طلوع ہوں گے اور ایک ہی وقت غروب ہوں گے۔ مثلاً حیدر آباد سندھ، کابل اور تاشقند کا طول بلد تقریباً ۶۹° مشرق ہے۔ تو اگر حیدر آباد میں سورج صبح چھ بج کر ۴۲ منٹ پر طلوع ہوگا تو کابل اور تاشقند میں بھی اسی وقت ہوگا۔ اور اگر تاشقند میں چاند غروب آفتاب کے بعد نظر آگیا ہے تو ان مقامات پر ضرور نظر آنا چاہیے بشرطیکہ ابر یا فضا کی کثافت آڑے نہ آئے۔ لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حیدر آباد، کابل اور تاشقند کا مطلع ایک ہے۔

مزید وضاحت یوں کی جاسکتی ہے کہ ایک مقام و لاہور سے پورے ۱۸۰ درجے مغرب میں واقع ہے۔ یعنی اگر لاہور کا درجہ طول بلد ۷۵ مشرق ہے تو مقام و ۱۰۵ درجے مغرب ہے۔ تو جس وقت لاہور سورج طلوع ہوگا وہاں غروب ہو رہا ہوگا اور رات شروع ہو جائیگی گویا مقام و اور لاہور کے مطالع بالکل ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔

عیسوی تقویم میں دن (دن رات کا مجموعہ) آدھی رات یعنی رات کے بارہ بجے سے شروع ہو کر دوسرے دن آدھی رات کو ۱۲ بجے ختم ہوتا ہے۔ اور یہ کوشش کی گئی ہے کہ دنیا کے تقریباً ہر مقام پر نصف النہار یا زوال آفتاب کے وقت دوپہر کے ۱۲ بج رہے ہوں۔ اس مقصد کے حصول کیلئے ساری دنیا کو وقت ۲۴ منطقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منطقہ ۱۵ درجے طول بلد پر مشتمل ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بتلایا گیا ہے، گرینچ کے قریب واقع طول بلد کو صفر درجہ یا نصف النہار اولی تسلیم کیا گیا ہے۔ لہٰذا گرینچ کا وقت ہی معیاری وقت قرار دیا گیا ہے۔ اب ایک مقام جو گرینچ سے ایک منطقہ وقت یا ۱۵ درجہ طول بلد مشرق میں واقع ہے۔ وہاں زوال کے وقت گھڑی کو ۱۲ بجانے کے لئے گرینچ کے وقت سے ایک گھنٹہ گھڑی آگے رکھنا پڑیگی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور دوسرا مقام ب جو گرینچ سے ۱۵ درجے طول بلد غربی میں واقع ہے، وہاں گھڑی پیچھے رکھنا ہوگی۔ اس کو یوں سمجھئے کہ لاہور کا درجہ طول بلد ۷۵ درجے شرقی یا گرینچ سے وقت کے پانچ منطقوں کی دوری پر مشرق میں واقع ہے۔ تو جس وقت گرینچ میں دوپہر کے بارہ بج رہے ہوں گے لاہور میں ۵ بجے شام کا وقت ہوگا۔

وقت میں اس مطابقت کے لئے، کہ ہر مقام پر دن (نئی تاریخ) آدھی رات سے شروع ہو، یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ مشرق کی سمت جاتے وقت ہر ۱۵ درجے کی مسافت کے بعد گھڑی ایک گھنٹہ آگے کرلی جائے اور مغرب کو سفر کرتے وقت ہر ۱۵ درجے طے کرنے کے بعد گھڑی کو ایک گھنٹہ پیچھے کرلیا جائے۔ اس طریق کار سے ایک اور الجھن پیش آتی ہے جو درج ذیل ہے:

فرض کیجئے کہ گرینچ سے دو ہوائی جہاز یکم جولائی بروز منگل ۱۲ بجے دوپہر اوسطاً ۵۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑتے ہیں۔ ایک بالکل مشرق کو اڑتا ہے اور دوسرا مغرب کو۔ اور دونوں ۱۸۰ درجے طول بلد یا نصف محیط زمین یا تقریباً ۱۲ ½ ہزار میل کا فاصلہ ۲۵ گھنٹے میں طے کرکے ۱۸۰ درجے شرقی اور غربی طول بلد پر آملتے ہیں۔ تو جو جہاز مشرق کی طرف سفر کرے گا وہ ۱۲ گھنٹے اپنی گھڑی کو آگے کرے گا تو اس کی گھڑی ۲۵ گھنٹے گزرنے کے بعد ۲ جولائی ایک بجے دوپہر کے بجائے ۳ جولائی بروز جمعرات ایک بجے رات کا وقت ظاہر کرے گی (یعنی ۲۵ گھنٹے میں ۱۲ گھنٹے جمع کرنے سے ۳۷ گھنٹے کا وقفہ ظاہر کرے گی) اور جو جہاز مغرب کی طرف سفر کر رہا ہوگا، اس کی گھڑی ۲۵ گھنٹے کی بجائے ۲۵ - ۱۲ = ۱۳ گھنٹے ظاہر کرے گی۔ اس گھڑی پر ۲ جولائی بروز بدھ رات کا ایک بج رہا ہوگا۔ گویا پورے ایک دن کا فرق پڑ جائے گا۔

بین الاقوامی تاریخی خط:

اس مسئلہ کا حل یہ تجویز کیا گیا ہے کہ جو ہوائی یا بحری جہاز سفر کرتے ہوئے اس ۱۸۰ درجے کے طول بلد کو (جو کہ شرقی اور غربی ایک ہی خط ہے) پار کرتے ہوئے مغرب سے مشرق کی طرف جاتے ہیں وہ اپنی گھڑیوں میں ایک دن آگے کرلیتے ہیں۔ اور جو جہاز مشرق سے مغرب کی طرف جاتے ہیں وہ ایک دن پیچھے کرلیتے ہیں۔ کیونکہ ایسا تو نہیں ہوسکتا کہ ایک ہی طول بلد پر واقع مقامات پر ۲ جولائی بدھ بھی ہو اور ۳ جولائی جمعرات بھی۔ اس ۱۸۰ درجے طول بلد کو جہاں ایک دن اور تاریخ زیادہ یا کم کرلیتے ہیں، بین الاقوامی خط تاریخ (INTERNATIONAL DATE LINE) کہتے ہیں۔ یہ زیادہ تر سمندر میں واقع ہے مگر کہیں کہیں اسے بعض جزیروں کے ایک طرف سے گزارنے کے لئے یا سمندر میں رکھنے کے لئے کچھ ٹیڑھا کردیا گیا ہے تاکہ ایک ہی آباد مقام پر بیک وقت دو تاریخیں نہ ہوں۔ یہ خط شمالی امریکہ کے [illegible] اور جاپان کے جزائر سے مشرق کی طرف ان دونوں کے درمیان سے گزرتا ہے۔ گویا گرینچ سے لے کر اس انتہائی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خط تک مشرقی ممالک مشرق کہلاتے ہیں۔ بعض یورپی ممالک اور افریقہ وغیرہ مشرق قریب ہے۔ حجاز، عراق، ایران وغیرہ مشرق وسطیٰ ہے، برما، ہند چینی، جاپان اور چین وغیرہ مشرق بعید ہے اور یہ سب مشرقی طول بلد کے ممالک ہیں۔ اسی طرح سکنڈے نیویا، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ مغربی طول بلد والے ممالک ہیں۔ اور اس تاریخی خط پر مشرق اور مغرب دونوں کی انتہا ہوتی ہے۔

ان تصریحات کے بعد ہم اصل موضوع یعنی رؤیت ہلال اور اختلاف مطالع کے مختلف پہلوؤں پر غور کریں گے۔

نئے چاند اور رؤیت ہلال کا درمیانی وقفہ:

اب ہم ۱۹۷۸ء میں واقع ہونے والے تمام قرانات[1] اور رؤیت ہلال کے درمیانی وقفہ کے اوقات کا تقابلی نقشہ پیش کرتے ہیں:

(نقشہ صفحہ ۳۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

اس نقشہ سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے جا سکتے ہیں:

۱۔ ہمارے علاقہ میں قران اور رؤیت کا درمیانی وقفہ کم از کم دو دن ۴۸ گھنٹے اور زیادہ سے زیادہ ۳ دن ۲ گھنٹے تک ہو سکتا ہے۔

۲۔ اگر یہ وقفہ ۶۰ گھنٹے سے کم ہو تو چاند ۲۹ دن کے بعد نظر آ سکے گا۔ اور اگر ۶۰ گھنٹے سے زیادہ ہو تو چاند ۳۰ دن کے بعد نظر آئے گا۔

۳۔ موجودہ نظامات کی رو سے یہ ممکن ہے کہ کسی مقام پر ایک مخصوص دن مثلاً ۱۰ فروری ۱۹۷۸ء کو یکم ربیع الاول ہو، دوسرے مقام پر اسی تاریخ کو ۲ ربیع الاول ہو، کہیں ۳ ربیع الاول ہو سکتی اور کسی مقام پر ۴ ربیع الاول ہو۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ اس صورتِ حال سے مضطرب ہے اور اس کا حل تلاش کرنے کی فکر میں ہے۔ اب ہم اس صورتِ حال کی وجوہ پیش کرتے ہیں۔

۱۔ اس صورتِ حال کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ بعض اسلامی ممالک نے رؤیتِ ہلال کے شرعی طریقہ

---

[1] یہ اوقات لندن کے نگہبانی ادارہ کی مطبوعہ روزمرہ جنتری "ASTRONICAL EPHEMERIS" سے ماخوذ ہیں۔ البتہ اوقات میں ۵ گھنٹے جمع کر کے ان اوقات کو پاکستان کے معیاری وقت کے مطابق کر لیا گیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

	فلکیاتی جنتری لندن کے مطابق قِران کا وقت ۱۹۷۸ء		برائے ماہ ہجری ۱۳۹۸ھ	غروب آفتاب کا وقت	رویت ہلال کی تاریخ			قِران اور رویت کا درمیانی وقفہ مطابق
					تقویم تاریخی عبدالقدوس ہاشمی	تقویم دائمی ہجری	اسرار عالم جنتری و تعداد ایام ماہ	جنتری لندن و اسرار عالم جنتری
۱	۹ر جنوری سوموار	منٹ ۔ گھنٹے ۰۰ ۔ ۹	صفر	۱۶ - ۱۷	۱۱ر جنوری بدھ	ایضاً	ایضاً ۲۹	گھنٹے منٹ ۵۶ - ۱۶
۲	۷ر فروری منگل	۵۴ - ۱۹	ربیع الاول	۴۳ - ۱۷	۹ر فروری جمعرات	؍؍	۱۰ر فروری جمعہ ۳۰	۶۹ - ۴۹
۳	۹ر مارچ جمعرات	۳۶ - ۰	ربیع الآخر	۰۶ - ۱۸	۱۱ر مارچ ہفتہ	؍؍	ایضاً ۲۹	۵۸ - ۳۰
۴	۷ر اپریل جمعہ	۱۵ - ۲۰	جمادی الاولیٰ	۲۹ - ۱۸	۹ر اپریل اتوار	؍؍	۱۰ر اپریل سوموار ۳۰	۷۰ - ۱۴
۵	۷ر مئی اتوار	۴۹ - ۹	جمادی الآخرہ	۴۷ - ۱۸	۹ر مئی منگل	؍؍	ایضاً ۲۹	۵۶ - ۵۸
۶	۵؍۶ر جون سوموار منگل	۰۱ - ۰	رجب	۵ - ۱۹	۷ر جون بدھ	؍؍	۸ر جون جمعرات ۳۰	۶۷ - ۴
۷	۵ر جولائی بدھ	۵۰ - ۱۴	شعبان	۹ - ۱۹	۷ر جولائی جمعہ	؍؍	ایضاً ۲۹	۵۲ - ۱۹
۸	۴ر اگست جمعہ	۱ - ۶	رمضان	۵۳ - ۱۸	۵ر اگست ہفتہ	؍؍	۶ر اگست اتوار ۳۰	۶۰ - ۱۲
۹	۲ر ستمبر ہفتہ	۰۹ - ۲۱	شوال	۱۹ - ۱۸	۴ر ستمبر سوموار	؍؍	۵ر ستمبر منگل ۳۰	۶۹ - ۱۰
۱۰	۲ر اکتوبر سوموار	۴۱ - ۱۱	ذیقعدہ	۴۵ - ۱۷	۳ر اکتوبر منگل	؍؍	۴ر اکتوبر بدھ ۲۹	۵۴ - ۴
۱۱	۳۱ر اکتوبر یکم نومبر منگل بدھ	۰۶ - ۱	ذی الحجہ	۱۲ - ۱۷	۲ر نومبر جمعرات	؍؍	۳ر نومبر جمعہ ۳۰	۶۴ - ۶
۱۲	۳۰ر نومبر جمعرات	۱۹ - ۱۳	محرم ۱۳۹۹ھ	۵۷ - ۱۶	۲ر دسمبر ہفتہ	؍؍	ایضاً ۲۹	۵۱ - ۳۸
۱۳	۲۹ - ۳۰ر دسمبر جمعہ ہفتہ	۳۶ - ۰	صفر ؍؍	۱۰ - ۱۷	یکم جنوری سوموار	؍؍	۳۰ —	۶۴ - ۳۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو چھوڑ کر قرآن کو ہی نئے چاند کی بنیاد قرار دے دیا ہے۔ یہ ایک غیر شرعی فعل ہے جس کے لئے شریعت اسلامیہ میں کوئی جواز نہیں ہے۔ اگر اس چیز کو ملحوظ رکھا جائے یہ درمیانی وقفہ ۲۴ سے ۳۰ گھنٹے تک کم ہو سکتا ہے۔

۲- اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ عصر حاضر میں معیاری اوقات مقرر کر کے ایک دن کا فرق، جو سورج کو دنیا کے تمام مقامات پر طلوع ہونے میں لگتا ہے، نکال دیا گیا ہے۔ اگر یہ اختراعی طریقہ استعمال نہ کیا جائے تو شمسی اور قمری تاریخوں میں پورے ایک دن کا فرق مزید کم ہو سکتا ہے۔ اگر ہم یہ چاہیں کہ ہم بھی اسی طریقہ سے رویت ہلال میں سے ایک دن کا فرق کم کر دیں تو ہمارے لئے اس کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ یہ بھی کلیسہ پالیسی کی ایک شکل ہے جس سے مسلمانوں کو روک دیا گیا ہے۔
اگر شمسی اوقات کو علیٰ حالہٖ رہنے دیا جاتا تو دنیا میں چاند کی تاریخ میں صرف ایک دن کا فرق ہو سکتا تھا۔ اور اس ایک دن کے فرق کو دور کرنے کا حل سوچنا ناممکنات سے ہے۔ وجہ یہ ہے کہ سورج خود دنیا بھر کے تمام مقامات پر ۲۴ گھنٹے کے دوران طلوع ہوتا ہے۔ لیکن چاند کو تمام دنیا کے مقامات پر طلوع ہونے کے لئے ۲۴ گھنٹے ۴۹ منٹ کی مدت درکار ہے۔ چاند ۲۴ گھنٹے میں زمین کے ۳۴۷ ۳/۴ درجات طول بلد پر تو طلوع ہو سکتا ہے باقی ۱۲ ۱/۴ درجات طول بلد یعنی خط استوا کے لحاظ سے تقریباً ۸۵۰ میل کے رقبہ میں دوسرے دن نظر آئیگا۔

۳- ان دو وجوہ کے علاوہ ایک تیسری وجہ وقت کے شمار کا طریق کار ہے۔ عیسوی تقویم میں رات کے بارہ بجے کے بعد نئی تاریخ شروع ہوتی ہے۔ جبکہ قمری تقویم میں غروب آفتاب کے بعد نئی تاریخ شروع ہو جاتی ہے (ہندی تقویم میں نئی تاریخ طلوع آفتاب سے شروع ہوتی ہے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاں بھی دن رات کا ذکر فرمایا ہے تو پہلے رات کا ذکر آتا ہے۔ وقت کا یہ جداگانہ دستور بھی رویت ہلال میں فرق پیدا کرنے کا سبب بن جاتا ہے جیسا کہ نقشہ بالا سے ظاہر ہے۔

اب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے کہ آیا کوئی ایسی تدبیر اختیار کی جا سکتی ہے جس سے یہ فرق ختم ہو سکے یا کم ہو سکے۔ ہم نہ تو موجودہ معیاری وقت کے نظام کو بدل سکتے ہیں اور نہ ہی قمری تقویم کو شمسی کے مطابق کر کے خود چاند کے لئے معیاری وقت مقرر کر کے ایک دن کا فرق نکال سکتے ہیں۔ لہٰذا شمسی اور قمری تقویم میں اس وجہ سے ایک دن کا فرق موجود رہے گا۔

چاند [illegible] کے تقویمات [illegible] بہرحال دوسرے دن نظر آئیگا۔ یہ فرق بھی ایسا فرق

© rasailojaraid.com

ہے جیسے ہم رؤیت ہلال کی شرعی قیود میں رہ کر کسی صورت بھی رفع نہیں کر سکتے۔

ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ نئے چاند کو بنیاد قرار دینے کی غیر شرعی ریت کو ترک کردیں نیز ابر یا فضا کی کثافت کی وجہ سے اگر چاند نظر نہیں آرہا تو شہادت کی بنا پر مطلع کا لحاظ رکھتے ہوئے اس اختلاف کو دور کردیں۔ ان اقدامات سے یہ فرق کم ہوسکتا ہے جو کہ بیشتر مقامات پر تو ایک دن کا ہوگا۔ لیکن کچھ مقامات، دنیا کے ستائیسوں حصہ میں، دو دن کا بھی ہوسکتا ہے۔

ابر کی وجہ سے رویت ہلال میں اختلاف ایک اضافی چیز ہے، جو قمری تقویم پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ لہٰذا اس اختلاف کو شہادات کے ذریعے بہرحال دور کردینا چاہیئے۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ:

کسی دن ہلال کسی مقام پر مغربی افق سے ۱۸ درجے بلندی پر ہے تو اسے ضرور نظر آجانا چاہیئے۔ مگر ابر کی وجہ سے نظر نہیں آسکتا تو شریعت نے اس کا نہایت آسان حل بتادیا ہے۔ کہ اگر چاند دیکھنے کی آس پاس کے علاقہ سے کوئی معتبر شہادت میسر آسکتی ہے تو اس پر اعتبار کیا جائیگا ورنہ پچھلا مہینہ ۳۰ کا شمار کرنا ہوگا۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ علم ہیئت کی رو سے آس پاس کے علاقہ کی حدود کیا ہیں؟

اگر چاند بالکل ہمارے سر پر چمک رہا ہو تو اسے ہم ۹۰ درجہ کے زاویہ کی بلندی قرار دیتے ہیں اور چاند ہمارے مغربی افق سے نصف آسمان تک پہنچا ہے تو یہ گویا ۹۰ درجے کا فاصلہ طے کرکے آیا ہے۔ چونکہ ہر گول چیز کے ۳۶۰ قرار دیئے گئے ہیں لہٰذا چاند کا آسمان پر درجوں کے حساب سے فاصلہ اور ہمارا زاویۂ نگاہ ایک ہی بات ہے۔

بالکل ایسے ہی صورتِ حال زمین کے درجاتِ طول بلد کی ہے۔ ایک ہی طول بلد پر واقع تمام شہروں یا ملکوں کا چاند و سورج دونوں کے حساب سے مطلع ایک ہی ہوتا ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ مقام ا پر ہلال ۱۸ درجے زاویۂ بلندی پر مشاہدہ کیا گیا تو اس سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ کئے جاسکتے ہیں۔

۱۔ یہ ہلال سورج غروب ہونے کے ایک گھنٹہ ۱۲ منٹ بعد غروب ہوگا اور شفق کی وجہ سے نماز مغرب کے بعد ہی نظر آسکتا ہے۔

۲۔ مغرب میں اس چاند کا مطلع غیر محدود ہے۔ کیونکہ یہ چاند مغرب کی طرف سے آیا ہے لہٰذا مغربی علاقے اسے ہم سے پہلے دیکھ چکے ہیں۔

۳۔ مشرق میں اس کا مطلع ۵ درجے مزید طول بلد مشرقی کا فاصلہ ہوگا۔ کیونکہ ۱۳ درجے کا چاند نظر نہیں آتا۔

۵ درجہ مشرق میں واقع مقام ب پر یہ چاند نظر آئیگا اور ۵ درجہ طول بلد کا سیدھا شرقاً غرباً فاصلہ:

(ا) خطِ استوا پر ۵ × ۶۹½ میل ہوگا = ۳۴۶ میل سیدھا مشرق کو۔

(ب) خط جدی یا سرطان پر ۶۷ × ۵ = ۳۳۵ میل ″ ″ ″

(ج) ۴۶½ درجے جدی یا خط سرطان پر تقریباً ۵ × ۴۶ = ۲۳۰ میل سیدھا مشرق کو ہوگا۔

(د) ۶۶½ درجے کے اوپر کے مقامات پر رویت ہلال پر ایک دم بہت زیادہ اثر پڑجاتا ہے حتیٰ کہ ۵۰ درجے

(بقیہ بر صفحہ ۳۶)